REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۷/۱۲ ۲۶ نبوت ۱۳۳۷ھش ۲۶ نومبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ گذشتہ کئی روز سے حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ناساز چلی آ رہی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؎

ملک کی معیشت کو بحال کرنے کے لئے قلیل المیعاد منصوبے کی تیاری

پانی، بجلی اور غذائی پیداوار بڑھانے کے پروگراموں کو باقی سب کاموں پر ترجیح دی جائیگی

کراچی ۲۵ نومبر۔ منصوبہ بندی بورڈ کے صدر مسٹر جی احمد کی صدارت میں کل یہاں اعلیٰ حکام کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں پاکستان کی معیشت بحال کرنے کے سوال پر غور ہوا۔ یہ کانفرنس اس سلسلے میں صدر کی ہدایات کے تحت ہوئی تھی۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ تھوڑی مدت کے منصوبے کی تیاری کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ ملک کی معیشت کو مستحکم بنایا جائے۔ اور ان منصوبوں کی تکمیل جلد کرلی جائے۔ جن کی ضرورت طویل المیعاد نوعیت کے منصوبوں کی نسبت جلد تکمیل کا تقاضا کرتی ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ مختصر مدت کے منصوبے کی تیاری سے ملک کے پہلے پانچ سالہ پلان کو درحقیقت ایک ایسی شکل دے دی جائے گی جس کے تحت ان منصوبوں کی جانب زیادہ توجہ دی جائے گی جن سے معیشت کے لحاظ سے زیادہ اہم اشیاء کی تیاری بڑھ سکے۔ معلوم ہوا ہے کہ مختصر مدت کے اس پلان پر عمل درآمد کے لحاظ سے مغربی پاکستان میں پانی اور بجلی کے ترقیاتی پروگرام اور ملک میں غذائی پیداوار بڑھانے کو سب سے زیادہ فوقیت اور ترجیح دی جائے گی۔

اس سلسلہ میں جو سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے۔ کہ پلاننگ کمیشن صدر جنرل محمد ایوب خاں کے احکام کے تحت ملک کی معیشت کو بحال کرنے کے بارے میں مختصر مدت کا ایک پلان تیار کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں آج پلاننگ کمیشن کے صدر مسٹر جی احمد کی صدارت میں جو کانفرنس ہوئی اس میں مرکزی وزارتوں کے سیکرٹری اور مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی حکومتوں کے نمائندے شریک تھے۔ اس کانفرنس میں مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں کے تیار کردہ مختلف منصوبوں پر بحث کی گئی۔ کانفرنس آج بھی ہوگی ؎

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مفصل پروگرام کا انتظار فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

غانا اور گنی کی یونین قائم کرنے کا اعلان

مغربی افریقہ کی ریاستہائے متحدہ کے قیام کی جانب پہلا قدم

اکرہ ۲۵ نومبر۔ غانا کے وزیراعظم کوامی نکروما اور گنی کے وزیراعظم سیکوتوری نے کل ایک مشترکہ اعلان پر دستخط کئے جس کے تحت دونوں ملکوں کی یونین قائم کی جائے گی بشرطیکہ دونوں ملکوں کی قومی اسمبلیاں اس اعلان کی توثیق کردیں۔ اعلان میں یونین کے قیام کے فیصلہ کو مغربی افریقہ کی ریاستہائے متحدہ کے قیام کی جانب پہلا قدم قرار دیا گیا ہے۔ تاہم اس امر کی وضاحت کردی گئی ہے کہ اس سے برطانوی دولت مشترکہ کے ساتھ غانا کے یا فرانس کے ساتھ گنی کے موجودہ تعلقات پر آنچ نہیں آئے گی۔ مغربی افریقہ کے ان دونوں ملکوں نے حال ہی میں برطانوی اور فرانسیسی اقتدار سے آزادی حاصل کی ہے۔

مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ غانا کی حکومت داگر قومی اسمبلی توثیق کردے تو) گنی کو فوری طور پر ایک کروڑ پونڈ کی امداد دیگی نیز وہ گنی کو ہر قسم کی فنی اور انتظامی امداد بھی مہیا کرے گی ؎

جنرل عبود اور عرب قومیت

لنڈن ۲۵ نومبر۔ اخبار سنڈے ٹائمز کے خاص نامہ نگار مقیم خرطوم نے لکھا ہے کہ کل سوڈان کے نئے وزیراعظم جنرل عبود سے دریافت کیا گیا کہ عرب نیشنلزم کے بارے میں ان کے نظریات کیا ہیں۔ تو جنرل عبود نے فوراً جواب دیا۔ "میں تو سوڈانی قومیت کو جانتا ہوں۔ لیکن یہ عرب قومیت کیا شے ہے؟"

ماندیس فرانس شکست کھا گئے

پیرس ۲۵ نومبر۔ ریڈیکل پارٹی کے راہنما اور فرانس کے سابق وزیراعظم ماندیس فرانس کل عام انتخابات میں شکست کھا گئے۔ ان کے مقابلہ میں جنرل ڈیگال کا ایک حامی کامیاب ہو گیا ؎

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۸ء

رسالت

عقل بے شک ہمیں یہاں تک پہنچا دیتی ہے۔ کہ اس کارخانہ قدرت کا جس کی حکمتوں کو ہماری عقل بھی گھیر نہیں سکتی۔ کوئی صانع ضرور ہوگا۔ ورنہ یہ کس طرح خود بخود وجود میں آسکتا ہے۔ لیکن عقل ہمیں اس سے آگے نہیں لے جاسکتی۔ سوائے اس کے ہماری فطرت میں تجسس کی کسک اور بھی بڑھا دے بے شک عقل خود تو آگے نہیں جاسکتی مگر عقل ہی ہم کو یہ بات بھی سمجھاتی ہے کہ جب ایسا پُرحکمت کارخانہ خود بخود وجود میں نہیں آسکتا۔ اور اس کا کوئی صانع ہونا لازمی ہے۔ تو ضرور کوئی ایسے بھی ذرائع ہوں گے۔ جن سے ہم اس وجود کا یقینی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ تجسس کا باقی رہنا اس بات کا مقتضی ہے کہ تجسس کی تشفی و تسلی کے کوئی سامان ہوں اس طرح جو لوگ اللہ تعالےٰ کی تلاش جاری رکھتے ہیں۔ تو ان کو وہ ذرائع بھی معلوم ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ مع المحسنین

یعنے جو لوگ ہماری تلاش میں کوشش کرتے ہیں۔ ہم یقیناً انہیں اپنے راستوں کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ اور تحقیق اللہ تعالےٰ محسنوں کا ساتھ دیتا ہے۔ ہدایت کا واضح ترین اور مؤثر ترین ذریعہ رسالت ہے۔ یہ بات قرآن کریم کے شروع ہی میں واضح کر دی گئی ہے کہ متقیوں کے لئے ہدایت ہوتی ہے۔ یہ وہی بات ہے جو اوپر کی آیہ کریمہ میں واضح کر دی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گو اللہ تعالےٰ کو وہی لوگ پاسکتے ہیں جو اس کی تلاش کرتے ہیں۔ لیکن ان کی راہ نمائی خود اللہ تعالےٰ کرتا ہے۔

مثال کے طور پر اس طرح سمجھنا چاہیئے کہ فرض کیجئے کہ ہم نے کسی بادشاہ کے پاس جانا ہے۔ ایک راستہ ہمیں محل کے دروازہ تک پہونچا دیتا ہے۔ مگر محل کے اندر بغیر بادشاہ کے اذن کے کوئی نہیں جاسکتا۔ اس لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کا اذن حاصل کیا جائے۔ بادشاہ اپنے کسی خادم کے ذریعہ ہمیں اذن دیتا ہے۔ جو ہمیں بادشاہ کے حضور پیش ہونے کے آداب سے آشنا کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ خادم ایسا ہونا چاہیئے جس کی زبان ہم سمجھ سکیں۔ اور جو خود ان آداب پر عمل کر کے ہمارے سامنے اس کا نمونہ پیش کر سکے۔ تاکہ ہم بھی اس کی طرح عمل کریں۔ اسی طرح جب ہم شہنشاہوں کے شہنشاہ کے حضور پہونچنے کی جستجو کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ خود ہماری راہ نمائی اپنے رسولوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ جو ہم تک اللہ تعالےٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اور ہمیں وہ طریقے سکھاتے ہیں۔ جن پر عمل کر کے ہم اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہوکر اس کے وجود کا یقینی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ ہم بشر ہیں اس لئے ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے رسول بھی بشر ہوں۔ تاکہ ہم ان کی بات کو سمجھ سکیں۔ جو باریابی کے لئے ضروری ہیں ؛

اس ضمن میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جس طرح دنیوی بادشاہوں کے خادم کو جو ہمیں دربار شاہی کے آداب سکھاتا ہے پہچاننا ضروری ہے۔ کہ وہ واقعی بادشاہ ہی کا خادم ہے۔ اور جس طرح اس کے پہچاننے کے نشانات ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کے رسول پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ کہ وہ واقعی اللہ تعالےٰ کا ہی فرستادہ ہے۔ اور اس کے پہچاننے کے بھی کچھ نشانات ہونے لازمی ہیں۔

یہ باتیں ہم اپنے قیاس سے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ قرآن کریم میں ان کی تفصیل موجود ہے۔ چنانچہ خود قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ اس کے رسول بشروں میں سے کیوں ہوتے ہیں وہ بتاتا ہے کہ چونکہ زمین پر فرشتے نہیں بس رہے۔

(باقی دیکھیں صکہ پر)

قادیان کی جائیدادوں کے کلیم

کلیم کرنے والے اصحاب فوری توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

حکومتِ پاکستان کی وزارت بحالیات کی طرف سے بار بار اعلان کیا جارہا ہے۔ کہ جن مہاجرین نے مبالغہ آمیز یا فرضی کلیم داخل کئے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء تک اپنے فرضی کلیموں کو جو بے بنیاد ہوں واپس لے لیں۔ اور مبالغہ آمیز کلیموں کی صورت میں اپنے مطالبہ میں مناسب کمی کر دیں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس تعلق میں بعض احمدی مہاجرین جنہوں نے کوئی جائداد (از قسم اراضی یا باغات یا دکانات یا کارخانہ جات) قادیان میں چھوڑی ہے دریافت کر رہے ہیں کہ مبالغہ آمیز کلیم سے کیا مراد ہے۔ اور کسی زمین وغیرہ کی کونسی قیمت مبالغہ آمیز سمجھی جاسکتی ہے؟

سو ایسے جملہ احباب کے مشورہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جائداد کی قیمت حسب حالات الگ الگ ہوتی ہے۔ بلکہ ایک شہر کے اندر بھی مختلف محلہ جات میں علیحدہ علیحدہ قیمت ہوا کرتی ہے۔ کوئی جائداد ایسے محلہ یا ایسے علاقہ میں واقع ہوتی ہے جسے مختلف حالات کو دیکھتے ہوئے اعلیٰ درجہ کا علاقہ شمار کیا جاتا ہے اور کوئی محلہ یا علاقہ درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے۔ اور کوئی محلہ نسبتاً معمولی درجہ کا ہوتا ہے۔ یہی حال قادیان کی جائداد کا ہے۔ قادیان کے عمدہ علاقوں اور زیادہ اہم محلہ جات کی قیمتوں کی بعض مثالیں ۳ جون ۱۹۵۶ء کے اخبار الفضل میں شائع کر دی گئی تھیں۔ (یعنی مسجد مبارک کا قرب یا سٹیشن کا قرب یا منڈی یا بازار یا بڑی شاہراہوں کا قرب وغیرہ) اور انہی قیمتوں پر درمیانہ درجہ کے محلہ جات اور معمولی حیثیت کے محلہ جات کی زمینوں کی قیمت کا قیاس کر کے اپنے مطالبہ میں کمی کی جاسکتی ہے۔ پس اگر کسی دوست نے غلطی سے اپنی متروکہ جائداد کی قیمت زیادہ لکھدی ہو۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے متعلقہ افسر کی خدمت میں درخواست دے کر اپنے کلیم میں مناسب کمی کر دیں ؛

باقی رہا جھوٹے یا فرضی کلیموں کا سوال۔ سو میں خیال نہیں کر سکتا۔ کہ کسی سچے احمدی نے کوئی فرضی کلیم پیش کیا ہو۔ لیکن اگر بدقسمتی سے کوئی ایسا احمدی ہے۔ تو وہ حکومت کا بھی مجرم ہے اور خدا کا بھی۔ اسے چاہیئے کہ بلا توقف اپنا کلیم واپس لے لے۔ والسلام خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۸ء

طوعی مگر فرض

وقف جدید کے چندہ کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"...... خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا"

کون مخلص خادم ہے جو اپنے آقا کے اس واضح اظہار کے بعد بھی وقف جدید کو صرف طوعی تحریک خیال کر کے اس میں شرکت سے محروم رہے۔ یا وعدہ کر کے اس کی ادائیگی سے غفلت برتے؟ اگر آپ نے اپنا وعدہ ابھی ادا نہیں کیا۔ تو جلد اسے ادا فرمائیے۔ اگر آپ نے ابھی وعدہ پیش ہی نہیں کیا۔ تو فوراً نقد ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سے اطاعت امیر کا پھل حاصل کیجئے ؛

(انچارج وقف جدید ربوہ)

تقویٰ ——— اور ——— اسکے لوازمات

کلماتِ طیباتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انفاق من رزق اللہ

متقی کی شان میں ومما رزقنٰھم ینفقون آیا ہے۔ یہاں متقی کے لئے ممّا کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمٰی کی حالت میں ہے۔ اس لئے جو کچھ خدا نے اس کو دیا۔ اس میں سے کچھ خدا کے نام کا دیا۔ حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا۔ کہ اس کا کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے۔ یہ ایک حجاب تھا۔ جو اتقا میں لازمی ہے۔ اس حالت اتقا کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایام وفات میں دریافت فرمایا۔ کہ گھر میں کچھ ہے معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا کہ یہ بیہرت یگانگت سے بعید ہے۔ کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتقا کے درجہ سے گذر کر صلاحیت تک پہنچ چکے تھے۔ اس لئے ممّا ان کی شان میں نہ آیا۔ کیونکہ وہ شخص اندھا ہے جس نے کچھ اپنے پاس رکھا۔ اور کچھ خدا کو دیا۔ لیکن یہ لازمہ متقی تھا۔ کیونکہ خدا کی راہ میں دینے سے بھی اسے نفس کے ساتھ جنگ تھا جسکا نتیجہ یہ تھا کہ کچھ دیا اور کچھ رکھا۔ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا۔ اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا جیسے دھرم مہوتسو کے مضمون میں تین حالتیں ذکر کی گئی ہیں۔ جو انسان پر ابتدا سے انتہا تک وارد ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی قرآن کریم نے جو انسان کو تمام مراحل ترقی کے طے کرانے آیا۔ اتقا سے شروع کیا۔ یہ ایک سلوک کا راستہ ہے یہ ایک خطرناک میدان ہے۔ اس کے ہاتھ میں تلوار ہے۔ اور مقابل بھی تلوار ہے۔ اگر بچ گیا تو نجات پا گیا۔ والا اسفل السافلین میں پڑ گیا۔ چنانچہ یہاں متقی کی صفات میں یہ نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہم دیتے ہیں اسے سب کا سب خرچ کر دیتا ہے۔ متقی میں اسقدر ایمانی طاقت نہیں۔ جو نبی کی شان ہوتی ہے کہ وہ ہمارے ہادی کامل کی طرح کُل کا کُل خدا کا دیا ہوا خدا کو دے دے۔ اسی لئے پہلے مختصر سا ٹیکس لگایا گیا تاکہ جو متقی ہیں کہ زیادہ ایثار کے لئے طیار ہو جاوے۔

رزق سے مراد

ومما رزقنٰھم ینفقون۔ رزق سے مراد صرف مال نہیں۔ بلکہ جو کچھ ان کو عطا ہوا علم۔ حکمت۔ طبابت۔ یہ سب کچھ رزق میں ہی شامل ہے۔ اس کو اسی میں سے خدا کی راہ میں بھی خرچ کرنا ہے۔ انسان نے اس راہ میں بتدریج اور زینہ بہ زینہ ترقی کرنی ہے۔ اگر انجیل کی طرح یہ تعلیم ہوتی۔ کہ گال پر ایک طمانچہ کھا کر دوسرے طمانچہ کے لئے گال آگے رکھ دی جاوے۔ یا سب کچھ دے دیا جاوے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مسلمان بھی عیسائیوں کی طرح تعلیم کے ناممکن التعمیل ہونے کے باعث ثواب سے محروم رہتے۔

قرآن حسب فطرت انسانی آہستہ آہستہ ترقی کراتا ہے

لیکن قرآن کریم تو حسب فطرت انسانی آہستہ آہستہ ترقی کراتا ہے۔ انجیل کی مثال تو اس لڑکے کی ہے۔ جو مکتب میں داخل ہوتے ہی بڑی مشکل کتاب پڑھنے کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے۔ اس کی حکمت کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ تدریج کے ساتھ تعلیم کی تکمیل ہو۔

اس کے بعد متقی کے لئے فرمایا والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ یعنی وہ متقی ہوتے ہیں۔ جو پہلی نازل شدہ کتب پر اور تجھ پر جو کتاب نازل ہوئی اس پر ایمان لاتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ امر بھی تکلف سے خالی نہیں۔ ابھی تک ایمان ایک محجوبیت کے رنگ میں ہے۔ متقی کی آنکھیں معرفت اور بصیرت کی نہیں۔ اس نے تقوےٰ سے شیطان کا مقابلہ کر کے ابھی تک ایک بات کو مان لیا ہے۔ یہی حال اس وقت ہماری جماعت کا ہے۔ انہوں نے بھی تقویٰ سے مانا تو ہے پھر ابھی تک وہ نہیں جانتے کہ یہ جماعت کہاں تک نشوونما الٰہی ہاتھوں سے پانے والی ہے سو یہ ایک ایمان ہے جو بالآخر فائدہ رساں ہوگا۔

یقین کا لفظ جب عام طور پر استعمال ہو تو اس سے مراد اس کا ادنیٰ درجہ ہوتا ہے یعنی علم کے تین مدارج میں سے ادنیٰ درجہ کا علم یعنی علم الیقین اس درجہ پر اتقا والا ہوتا ہے مگر بعد اس کے عین الیقین اور حق الیقین کا مرتبہ بھی تقوےٰ کے مراحل طے کرنے کے بعد حاصل کر لیتا ہے۔

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم و عقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں برا جانتے ہیں، وہ بھی صحیفۂ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔

سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربّی ہو

سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو۔ نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں۔ ان کو چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جیسے تارک الدنیا ہونا یا راہب بن جانا۔ یہ تمام امور حق العباد کو تلف کرنیوالے ہیں۔ اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے۔ جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے پس ایسی تعلیمات جو انجیل میں ہیں۔ اور جن سے قویٰ کا استیصال لازم آتا ہے۔ ذلالت تک پہنچاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی تعدیل کا حکم دیتا ہے ضائع کرنا پسند نہیں کرتا۔ جیسے فرمایا۔ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الخ (س ۱۴) عدل ایک ایسی چیز ہے جس سے سب کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ حضرت مسیحؑ کا یہ تعلیم دینا کہ اگر تو بری آنکھ سے دیکھے تو آنکھ نکال ڈال۔ اس میں بھی قویٰ کا استیصال ہے کیونکہ ایسی تعلیم نہ دی کہ تو غیر محرم عورت کو ہرگز نہ دیکھ۔ مگر برخلاف اس کے اجازت دی کہ دیکھ تو ضرور لیکن زنا کی آنکھ سے نہ دیکھ دیکھنے سے تو ممانعت ہے ہی نہیں۔ دیکھے گا تو ضرور بعد دیکھنے کے دیکھنا چاہیئے کہ اسکے قویٰ پر کیا اثر ہوگا۔ کیوں نہ قرآن شریف کی طرح آنکھ کو ٹھوکر والی چیز ہی کے دیکھنے سے روکا۔ اور آنکھ جیسی مفید اور قیمتی چیز کو ضائع کر دینے کا افسوس لگایا۔

اسلامی پردہ سے مراد

آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں۔ بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا۔ ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں سیریں کریں۔ کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں۔ تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔ بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو۔ اور یہ سمجھ رکھو۔ کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا۔ اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی۔ جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔

خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کی تعدیل

اللہ تعالیٰ نے جسقدر قویٰ عطا فرمائے ہیں۔ وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیۂ نفس کرایا۔

علم وفنون کی ترویج اور مسلمان

(یہ مضمون حمید احمد صاحب بھٹی M.A ایر ابن مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب نے مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے اجلاس میں پڑھا)

دنیا میں سب سے پہلے علوم وفنون کی بنیاد یونانیوں نے ڈالی اور تقریباً تمام علوم وفنون میں اپنی علمی وسعت کے لحاظ سے انتہا تک پہنچ گئے۔ گو یونانیوں سے پہلے بھی بعض قومیں مثلاً مصری اور شامی کچھ علوم جانتے تھے۔ مگر اس وقت ابھی علوم اپنی ابتدائی حالت میں تھے۔ یونانی سلطنت تباہ ہو جانے کے بعد سلطنتِ روما نے جنم لیا رومی لوگ علوم وفنون کے دلدادہ تھے انہوں نے اپنی کوششوں سے یونانی علوم کا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا رومیوں کے بعد عربوں کی باری آتی ہے۔ عرب بھی علوم وفنون کے شیدائی تھے۔ عربوں نے ۶۲۲ء سے ۱۰۳۲ء تک اپنے اردگرد کے تمام ملکوں کو فتح کیا۔ مثلاً شام۔ ایران۔ مصر فلسطین افریقہ کا ایک حصہ اور سپین۔

چنانچہ ان فتوحات کے ساتھ ساتھ عربوں نے علوم وفنون سیکھنے شروع کئے بہت سی یونانی اور لاطینی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ اور اس طرح سارا مشرقِ وسطیٰ اور مشرقی یورپ ارسطو اور افلاطون کے علوم سے واقف ہوا۔ عربوں نے یونانی علوم مثلاً علم ریاضی، علم فلسفہ الکیمیا۔ علم ہیئت، علم طب۔ علم طبعیات علم حیات۔ سیاسیات، اقتصادیات اور دوسرے علوم کا نہ صرف عربی میں ترجمہ کیا۔ بلکہ ان میں کئی لحاظ سے توسیع اور اضافہ کیا۔ عربوں میں بڑے بڑے فلاسفر اور مفکر پیدا ہوئے اور حقیقت میں مذہب اسلام فلسفیانی بنیادوں پر قائم ہے اور انگریز فلاسفر Frank J. Lilly کہتا ہے With the help of the literature the scholars of Islam succeeded in placing their religion on a philosophical basis and in creating a scholastic system

عربوں میں سب سے بڑا فلاسفر اور متفکر ابن سینا خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ابن خلدون اور ابن رشد (Averroes) خاصی شہرت کے مالک ہیں نیز البیرونی۔ الفارابی۔ الرازی۔ الخوارزمی ابن سگویہ۔ الغزالی۔ الکندی۔ عمر خیام فردوسی، جابر بن حیان۔ ابوبکر بکدانی اور نصیر طوسی غیر معمولی طور پر شہرت رکھتے ہیں

ابن سینا کو انگریزی میں Avicenna کہتے ہیں آپ کا پورا نام ابو علی حسین ابن عبداللہ ابن سینا ہے ۹۳۰ء میں بخارا میں پیدا ہوا اور ۱۰۳۶ء میں وفات پائی ۱۰۔ سے مشرق کا بہت بڑا متفکر خیال کیا جاتا ہے۔ بخارا میں کچھ عرصہ رہنے کے بعد خراسان چلا گیا۔ فلسفہ اور علم طب اصفہان میں پڑھا۔ دس سال کی عمر میں عربی زبان پر عبور حاصل کیا اور سولہ سال کی عمر میں علم ریاضی۔ علم منطق۔ علم مابعد الطبیعات Metaphysics علم ہیئت۔ علم طب الٰہیات اور فقہ میں مہارت حاصل کی بعد میں طہران چلا گیا۔ ابن سینا فلسفہ میں اتنا ماہر تھا کہ ارسطو کی مابعد الطبیعیات کو فوراً ذہن نشین کر لیا۔ طب میں بھی نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ سترہ سال کی عمر میں سامانی حاکم ابن منصور نے اپنے علاج کے لئے اسے بلایا۔ اس نے بڑے اچھے طریقے سے علاج کیا۔ ابن منصور نے اس کے انعام میں شاہی لائبریری اس کے حوالے کی۔ ابن سینا نے جرجان میں جو کہ بحیرہ کیسپین کے قریب ہے۔ منطق اور علم ہیئت پر لیکچر دینے شروع کئے۔ ابن سینا نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ سب سے بڑی کتاب کا نام القانون ہے (Canons of Avicenna) بعض یورپین کہتے ہیں کہ اس کتاب میں یونانی حکماء بقراط Hippocrates اور جالینوس Galen کے خیالات اور نظریات شامل ہیں۔ جن کی ترمیم ارسطو نے کی تھی لیکن جو کچھ ابن سینا نے اس کتاب میں لکھا ہے وہ اس کے اپنے طبی مشاہدات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی پانچ جلدیں ہیں۔ پہلی اور دوسری جلد فزیالوجی اور Pathology پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا ۱۱۳۷ء میں (Gerard) نے بڑے ناقص طور پر لاطینی زبان میں ترجمہ کیا۔ باوجود اس کے وہ ترجمہ ناقص تھا۔ تب بھی یہ کتاب سپین فرانس اور اٹلی کی یونیورسٹیوں میں بطور Text book کے لگائی گئی۔ اس کتاب کو ۱۶۵۰ء تک پڑھایا گیا۔ اس کے علاوہ اس نے مشہور کتاب الشفا لکھی وہ منطق طبیعات ریاضی اور مابعد الطبیعات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو ہورٹنے جرمن زبان میں ترجمہ کیا ابن سینا کا فلسفہ ارسطو کے فلسفہ کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ ابن سینا کی ایک نظم جو روح کے متعلق ہے۔ اس کا بھی ترجمہ انگریزی میں کیا گیا

۲۔ ابن رشد کو انگریزی میں Averroes کہتے ہیں۔ ابن رشد ۱۱۲۶ء میں قرطبہ Cordova میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سب سے پہلے الٰہیات اور علم قوانین Jurisprudence سیکھا اور پھر علم طب، ریاضی اور فلسفہ کا مطالعہ کیا آپ کو خلیفہ ابو یعقوب یوسف نے حکم دیا کہ ارسطو کی کتابوں کا تجزیہ کریں۔ اس خلیفہ نے آپ کو مقرب بنایا اور ۱۱۸۲ء میں انہیں درباری طبیب مقرر کیا۔ لیکن بدقسمتی سے خلیفہ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد خلیفہ کے جانشین یعقوب المنصور نے گیارہ سال تک ابن رشد کا وظیفہ جاری رکھا پھر بعض علمی وجوہات کی بناء پر اختلاف ہو گیا اور خلیفہ نے ابن رشد کو اپنے قرب سے محروم کر دیا اور قرطبہ کے قریب آپ کو جلا وطن کر دیا۔ آپ قدیم فلسفہ کو سچا ثابت کرنے پر مجرم قرار دیئے گئے لیکن

(باقی صفحہ پر)

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل فورٹ سنڈیمن سول ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام و درویشان سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(لطف الرحمن ایاز کلرک دفتر تعمیر ربوہ)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۳/۱۱ بروز اتوار بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب شاہد واقف زندگی کی دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شریک ہوئے — مکرم حافظ صاحب کا نکاح مورخہ ۲۰/۱۱ بمقام بہاول نگر مکرم شیخ اقبال دین صاحب فاضل نے پانچ سو روپیہ مہر پر ہمراہ مسماۃ عذرا نعیمہ بنت چوہدری غلام نبی صاحب پڑھا تھا

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں درست پتہ نہ لکھنے کے باعث تحریک کے دوسرے اداروں میں چلی جاتی ہیں اور اس طرح وکالت مال میں وعدے دیر سے پہنچنے کے باعث روزمرہ کی صحیح میزان کی اطلاع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں نہیں بھجوائی جا سکتی اسلئے احباب اور جماعتیں تحریک جدید کے چندہ کے وعدوں کی فہرستیں وکیل المال تحریک جدید کے نام بھجوایا کریں

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

تبصرہ

"تبلیغ ہدایت"

(رقم فرمودہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شاندار تصنیف "تبلیغ ہدایت" کا چھٹا ایڈیشن چونکہ ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اب مہاشہ فضل حسین صاحب اس کا ساتواں ایڈیشن شائع کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک اس کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ تا کہ اس کے مطالعہ سے احمدی نوجوان۔ بچے اور مستورات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت اور ان سے تعلق رکھنے والے ضروری مسائل سے مدلل واقفیت پیدا کریں۔ چونکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اہل وعیال کو بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے دلائل سے پورے طور پر واقف رکھے۔ اس لئے کتاب "تبلیغ ھدایت" اس سلسلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہترین معاون ثابت ہو گی۔ احباب کو چاہیئے کہ اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں اور اپنے اہل وعیال کو اس کا درس دیں۔ بلکہ اپنے حلقہ احباب اعزہ واقارب میں بھی اس کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کو احباب جماعت سلسلہ کی ترقی اور بہبودی کے لئے بہت مفید پائیں گے۔ کتاب کی قیمت ۳؍ ہے جو احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے۔

حصہ آمد کے موصی احباب

آپ اپنا محاسبہ خود ہی کر کے مطلع فرمائیں!

(۱) کیا آپ کو گذشتہ سال (۱۹۵۷-۵۸ء) کا حساب حصہ آمد کا مل گیا ہے؟ اگر مل گیا ہے کیا اس میں تمام اندراجات درست ہیں؟

(۲) کیا اس حساب میں آپ کی ادا کردہ کوئی رقم درج ہونے سے رہ تو نہیں گئی؟ اگر کوئی ایسی رقم ہے تو اطلاع دیں کہ وہ رقم کس تاریخ اور کس کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ ہوئی ہے یا کم سے کم مقامی رسید کا نمبر اور تاریخ کیا ہے؟

(۳) کیا آپ کے حساب میں کوئی ایسی رقم تو درج نہیں ہو گئی جو آپ نے ادا نہ کی ہو۔ کیونکہ بعض اوقات ایک دوست کی رقم بمد وصیت نہ آنے کی وجہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کسی اور ہمنام دوست کے کھاتہ میں غلطی سے درج ہو سکتی ہے۔

(۴) کیا موجودہ حساب میں آپ کے ذمہ کچھ بقایا ہے؟ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ اس کا خیال نہ کریں۔ بلکہ اس کی ادائیگی کا فکر کریں۔

(۵) کیا یہ بقایا اتنا زیادہ ہے کہ آپ اسے ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک یعنی مالی سال کے ختم ہونے سے پہلے ادا نہیں کر سکتے؟ اگر واقعی اتنا زیادہ ہے تو دفتر کے ساتھ خط و کتابت کر کے فیصلہ کر لیں کہ آپ اس بقایا کو کب تک اور کس صورت میں (یکمشت یا باقساط) ادا کر دیں گے۔ اور یہ قاعدہ ملحوظ رکھیں کہ چھ ماہ سے زائد بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔

(۶) کیا بقایا کی ادائیگی کے لئے آپ پہلے سے ہی کسی صورت میں مہلت لے چکے ہیں۔ اگر لے چکے ہیں تو باقاعدگی کے ساتھ اس صورت کو اختیار کر کے مہلت کے اندر بقایا ختم کرنے کی کوشش کریں۔

(۷) کیا آپ کو ابھی تک سالانہ حساب بابت سال ۱۹۵۷-۵۸ء نہیں پہنچا؟ اگر نہیں پہنچا تو کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ آپ نے اب تک فارم اصل آمد ہی پر کر کے دفتر کو واپس نہ کیا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر تو آپ کا حساب مکمل ہو سکتا ہے اور نہ بھیجا جا سکتا ہے۔

(۸) کیا آپ کو معلوم ہے کہ فارم اصل آمد پر نہ کرنے کی صورت میں بھی کسی موصی کی وصیت اسے بقایا دار زائد از چھ ماہ قرار دے کر منسوخ ہو سکتی ہے؟ اگر آپ کو یہ علم ہے تو اس فارم کو پر کر کے واپس کرنے میں تاخیر نہ فرمائیں۔

(۹) کیا آپ کو دفتر بہشتی مقبرہ کے خلاف کوئی شکایت ہے؟ اگر ہے تو اسے معین طور پر تحریر فرمائیں۔ انشاء اللہ آپ کی شکایت کو درست ہونے کی صورت میں رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(۱۰) لیکن اگر آپ نے خود ہی دفتر کے کسی مطالبہ کا جواب نہیں دیا۔ تو آپ کا بھی فرض ہے کہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت کا موقعہ

(از محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جیسا کہ آپ خدام الفضل مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء پڑھ چکے ہیں جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی خدمت کے لئے ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

خدام الاحمدیہ کا کام ہی خدمت کرنا ہے لیکن حضور کی ہدایت کے بعد تو یہ کام اور بھی زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر مختلف قسم کے فرائض کی بجا آوری میں معاونین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہر قسم کے احباب کی ضرورت ہو گی۔

میں جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی جماعت میں سے جلسہ سالانہ پر آنے والے خدام کی ایک فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں جلد تر بھجوا دیں۔

نام خادم ..... عمر ..... صحت ..... تاریخ بیعت ..... کس قسم کی ڈیوٹی دے سکتے ہیں۔ یہ امر واضح رہے کہ بیرونی جماعت سے آنے والے احباب کی ڈیوٹیاں ایسی جگہ لگائی جاتی ہیں کہ وہ تقاریر پوری طرح سن سکتے ہیں اس لئے اس طرف سے بے فکر رہیں۔

یہ فہرستیں پندرہ دسمبر ۱۹۵۸ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ ایسے خدام جن کے نام اس فہرست میں درج ہوں وہ ۲۳ دسمبر تک دفتر خدام الاحمدیہ میں اپنے آنے کی اطلاع دیں تا ان کی ڈیوٹی انہیں بتا دی جائے۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

میرے ایک احمدی دوست مبارک احمد صاحب میرٹھ کالج میں ۱۹۴۳-۴۴ء میں تھرڈ ایئر میں پڑھتے تھے۔ اب وہ ہندوستان ہی میں ہیں یا پاکستان آ گئے ہیں کچھ پتہ نہیں ہے ان کے والد صاحب فوج میں Canteen وغیرہ چلا رہے تھے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو یا وہ خود یہ سطور پڑھیں تو مجھے اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

سید اکبر علی ۵۳۱/۲۵ ہزاری در مقابل زنانہ ہسپتال شکار پور سندھ

ادائیگی زکوۃ اموال کو بڑھاتی ہے

ولادت

مورخہ ۹/۱۱/۵۸ بروز اتوار برادرم اصغر سید منیر احمد خلیل ابن مکرم سید علی احمد صاحب مرحوم "دبنا دی" کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب نے "امۃ الباسط" نام تجویز فرمایا۔

نومولودہ خان میر خان صاحب افغان ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کی دعا کی درخواست ہے۔ سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال ربوہ

احمدی بہنیں سلائی کے سکول سے فائدہ اٹھائیں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جیسا کہ بہنوں کو علم ہے دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ایک سلائی کا سکول کھولا ہوا ہے تاکہ بہنیں اور بچیاں اس سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے سلائی سیکھیں۔ اور جن کو سلائی آتی ہے وہ آرڈر پر کام لے کر اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کوشش کر کے اس سکول کو سرکاری طور پر منظور کروا لیا ہے اور اب بچیاں دو سال کا کورس کر کے امتحان دے کر سند بھی حاصل کر سکیں گی۔ ہماری بہنوں کی کس قدر خوش قسمتی ہے کہ ہمارا نصرت انڈسٹریل سکول سرکاری طور پر منظور ہو گیا ہے۔

اس سکول میں اس وقت تین استانیاں کام کر رہی ہیں۔ علاوہ سلائی کا کورس پورا کروانے کے قرآن کریم باترجمہ اور ابتدائی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک استانی کا انتظام ہے جو باقاعدگی کے ساتھ پڑھائی کروا رہی ہیں۔ اس سکول کی فیس دو اور تین روپے ماہوار ہے۔ ہینڈ ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس دو روپے ماہوار ہے۔ اور مشین ایمبرائڈری سیکھنے والی بہنوں کی فیس تین روپے ماہوار ہے۔

بہنوں سے گذارش ہے کہ وہ اس سکول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرتے ہوئے خود بھی داخل ہوں اور اپنی بچیوں کو بھی شامل کریں۔ تاکہ ضروریات زندگی میں سے سب سے زیادہ ضروری چیز جس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اگر یہ چیز نہ آتی ہو تو سلائی کے لئے درزیوں کو سینکڑوں روپیہ سلائی دے کر کپڑے سلوانے پڑتے ہیں اور پھر جو اپنے ہاتھ سے کام ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ کا ہوتا ہے۔

امید ہے کہ بہنیں اس طرف ضرور توجہ کریں گی اور اس سکول سے فائدہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

انیس ۱۹ سالہ کتاب کی طباعت

ہر احمدی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقون الاولون کی پہلی انیس ۱۹ سالہ کتاب کی طباعت وغیرہ کے انتظامات بفضل خدا مکمل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ!

احباب کرام کو یاد ہو گا کہ یہ وہی انیس سالہ مالی جہاد کبیر کی کتاب شائع ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۱ء کے کشف کو جس میں بارگاہ رب سے پانچ ہزار سپاہی دیا جانا منظور ہوا ہے۔ اور اس کے مجاہد اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ اس میں دیباچہ تمہید تحریک جدید جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات پر مشتمل ہے۔ اور ہر سابقون الاولون کا مالی وار حساب دیگر انیس ۱۹ سال کی مجموعی میزان بھی دکھائی گئی ہے۔ کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ کتاب جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے لئے اسے مبارک اور بابرکت کر دے۔ اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ہو جائے۔ آمین

چاہیئے کہ ہر احمدی خوشی کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق اپنی قربانی اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتا جائے جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔

خصوصاً دفتر دوم کے وہ نونہالان جماعت جن کے کندھوں پر بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا بوجھ آ رہا ہے۔ ان کو سابقون الاولون کی ان بے مثال قربانیوں کو دیکھ کر اپنی قربانی ایسے رنگ میں پیش کرتے رہنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو جائے اور اس کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔

(برکت علی خان پنشنر وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے نعم البدل

برادرم بشیر احمد صاحب شمس شاہد کا دو ماہ کا بچہ ۵ ماہ گذشتہ شب وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں

اقبال احمد شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ

ماسٹر ہری سنگھ صاحب کوہلی کی وفات

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے)

احمدی حلقوں میں یہ خبر رنج و ملال سے سنی جائے گی۔ کہ ماسٹر ہری سنگھ صاحب کوہلی سابق متوطن چونترہ ضلع اٹک گذشتہ دنوں اپنے چھوٹے بیٹے سردار مہندر سنگھ صاحب کوہلی ایم۔ اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز پٹیالہ کی کوٹھی پر رحلت فرما گئے۔ ماسٹر ہری سنگھ صاحب ان معدودے چند سکھوں میں سے تھے۔ جنہیں احمدیوں سے والہانہ محبت تھی اور ان کے حلقۂ احباب میں بھی زیادہ تر احمدی اصحاب ہی تھے آپ غالباً ۱۹۳۵ء میں ملک غلام نبی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ علاقہ سوان ضلع اٹک کی رفاقت میں قادیان بھی تشریف لائے تھے۔ اور جماعت کے سالانہ جلسہ میں بھی شرکت کی تھی۔ انہی دنوں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقی ہو کر بہت خوش ہوئے تھے اور احمدیہ جماعت کے متعلق اچھا اثر لے کر واپس ہوئے تھے۔ آپ ایک شفیق دوست تھے اور سلسلہ احمدیہ کے بزرگوں کے ساتھ انہیں ایک خاص انس تھا۔ پرانی وضع کے اساتذہ میں سے تھے۔

یکم مئی ۱۸۸۹ء کو چونترہ ضلع اٹک میں پیدا ہوئے اور ۳ ستمبر ۱۹۵۸ء کو صبح ۶ بجکر ۱۵ منٹ پر وفات پا گئے مرحوم اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئے۔ ان کی ارتھی کے ساتھ شامل ہونیوالوں کی تعداد کا یہ عالم تھا کہ ان کے کئی عقیدت مند ارتھی کو کندھا تک نہ دے سکے۔ شہر سے متعدد ہستیاں آئی ہوئی تھیں۔ سردار پرتاپ سنگھ کیروں وزیر اعلیٰ مشرقی پنجاب، گیانی کرتار سنگھ وزیر زراعت، گیانی گورمکھ سنگھ مسافر صدر پنجاب کانگریس (ان کے پرانے شاگرد)، میجر بال کند چڈھا، کرنل کلدیپ سنگھ، مسٹر علی احمد بی۔ ایس۔ سی لاہور، مکرم غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ، جناب ناظر صاحب امور عامہ قادیان۔ مسٹر محمد ایوب صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول ۲۵ چک سرگودھا نے تعزیتی پیغامات ارسال کئے۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

جلسہ سالانہ میں مہمان نوازی کیلئے والنٹیئر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں فرماتے ہیں ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیئرز صرف ربوہ سے ہی میسر آ سکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے ۲۵ فیصدی افراد کو والنٹیئرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں۔ تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔

زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں نام دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قانونی اصلاحات کا کمیشن قائم کر دیا گیا

مسٹر جسٹس ایس اے رحمٰن کمیشن کے چیئرمین ہوں گے

کراچی ۲۴ نومبر۔ کل پاکستان میں لا کمیشن کی تکمیل کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے اور کمیشن کے صدر کے عہدے پر سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایس اے رحمٰن کو مقرر کیا گیا ہے یہ کمیشن ایسی تجاویز پیش کرے گا۔ جن کے تحت انصاف زیادہ بہتر طریق پر اور جلد حاصل ہو سکے۔ اس ضمن میں کمیشن کو جن امور کی تنقیح کرنا ہو گی ان کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

کل مرکزی وزارت قانون کی طرف سے جو پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ صدر نے سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایس اے رحمٰن کی صدارت میں قانونی اصلاحات کے متعلق صدارتی کمیشن قائم کر دیا ہے۔ ذیل کے اصحاب اس کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے سابق صدر میاں امین الدین۔

(۲) سابق صوبہ سرحد کے گورنر خان قربان علی خاں

(۳) سابق ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس خان بہادر حبیب الرحمٰن۔

(۴) تنخواہ کمیشن کے ایک رکن مسٹر محمد محمود

(۵) سابق الیکشن کمیشن کے رکن اور مشرقی پاکستان کے سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مسٹر غیاث الرحمٰن

(۶) سابق پنجاب کے علاقے کے ایک سابق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج چوہدری فضل حق

کمیشن کے سیکرٹری کے عہدے پر مسٹر ظہور آزر سی ایس پی کو مقرر کیا گیا ہے۔

سرکاری اعلان کے مطابق کمیشن کے امور تنقیح یہ ہیں کہ وہ اس مطلب کی تجاویز پیش کرے گا کہ انصاف زیادہ بہتر اور سرعت کے ساتھ کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے کمیشن حسب ذیل امور کا جائزہ لیگا۔

عدالتوں کا سلسلہ مدارج اور ان کے اختیارات عدلیہ کے حکام کا تقرر

قانونی تعلیم کا معیار کیا ہو۔ اور اس میں کیا کیا امور شامل ہوں۔ نیز وکالت کرنے کے لئے کیا استعداد ہونی چاہئیے۔

پیشہ وکالت کا ڈھانچہ اور نظم و ضبط دیوانی اور فوجداری ضابطوں کا قانون اور قانون شہادت

جرگہ اور پنچایت کے نظام اور مناسب علاقوں میں ان کی تشکیل مقدمہ بازی کے مصارف اور دوسرے متعلقہ امور سرکاری اطلاع کے مطابق اس کمیشن سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی رپورٹ جلد از جلد پیش کرے کمیشن سے یہ توقع بھی کی گئی ہے کہ وہ مکمل رپورٹ پیش کرنے سے پہلے ایک عبوری رپورٹ پیش کر دے گا۔ جس میں دیوانی اور فوجداری ضابطوں اور قانون شہادت کو سہل بنانے کے بارے میں سفارشات پیش کی جائیں گی۔ رقم اس غرض سے مہیا کی ہے کہ کالج سے ایک نرسنگ سکول قائم کیا جائے۔

عراقی اخبارات کے رویہ پر ایران کا احتجاج

تہران ۲۳ نومبر حکومت ایران نے بغداد میں اپنے سفارت خانہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ عراقی اخبارات کے غیر دوستانہ تبصروں پر احتجاج کریں یہ تبصرے امریکہ اور ایران کے درمیان اقتصادی اور فوجی امداد کے مجوزہ معاہدے کے خلاف کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں بغداد کے گلی کوچوں میں اس مجوزہ معاہدے کے خلاف عوام کے دستخط حاصل کرنے کی مہم بھی جاری ہے

دریں اثنا ایرانی وزارت خارجہ عراق کے اس فیصلے کا مطالعہ کر رہی ہے۔ جس کے مطابق بصرہ اور بغداد کے سوا عراق کے دوسرے شہروں میں غیر ملکی قونصل خانے بند کر دیئے جائیں گے۔ عراق نے ایران کو کربلائے معلیٰ میں قونصل خانہ قائم رکھنے کی اجازت دے دی ہے تاہم عراق کے دوسرے تین شہروں میں ایران کو اپنے قونصل خانے بند کرنے پڑیں گے۔

کراچی میں زرعی بنک کی شاخ

کراچی ۲۴ نومبر۔ پاکستان زرعی بنک کی ایک شاخ کراچی میں کھول دی گئی ہے جس سے وفاقی دارالحکومت کے علاقہ میں زراعت پیشہ لوگوں کو قرضے مہیا کئے جائیں گے۔ یہ قرضے جن مقاصد کے لئے دیئے جائیں گے ان میں فصلوں کی پیداوار۔ باغبانی۔ ریشم کے کیڑے پالنے۔ جنگلات اگانے۔ مچھلیوں کی پرورش۔ حیوانات کی افزائش۔ مرغیاں پالنے ڈیریاں لگانے اور زرعی اشیاء کو مارکیٹ میں لانے کی سہولتیں شامل ہیں۔

بھارت میں پونے تین ارب کے دفاعی مصارف

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ بھارت میں آجکل دفاع پر دو ارب ۷۵ کروڑ روپے سالانہ کی خطیر رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ بھارت کے چھ بڑے شہروں میں ابھی دنوں ایک استصواب رائے کیا گیا تھا جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بھارت کی رائے عامہ اس خرچ کو ضرورت سے زائد بوجھ نہیں سمجھتی۔

لیاقت میڈیکل کالج کو دو لاکھ عطیہ

کراچی ۲۴ نومبر حکومت مغربی پاکستان نے حیدرآباد میں لیاقت میڈیکل کالج کو مزید دو لاکھ روپے کی

بقیہ ہیڈ ۲ مٹ

کہ ہم فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتے۔ بلکہ بشر بستے ہیں اس لئے ہم انہی میں سے بشروں کو رسول بنا کر بھیجتے ہیں۔ البتہ دوسرے بشروں سے ان کا امتیاز یہ ہوتا ہے کہ انہیں ہم اپنی وحی سے نوازتے ہیں اور جو ہدایت وہ لوگوں کو پہنچاتے ہیں وہ ہماری طرف سے ہوتی ہے اور ہم ان کی پہچان کے لئے بینات دیتے ہیں۔ یعنی ایسے نشانات ان کے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہماری تلاش کرنے والے خود آ پہچان لیتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دیگر رسولوں کے ساتھ اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے بینات تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہچان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بینات آپ کے ساتھ لگائے۔ جن کو ہم معجزات کہتے ہیں

یاد رکھنا چاہیئے کہ جو معجزات اللہ تعالیٰ کے رسول دکھاتے ہیں۔ وہ کوئی شعبدہ بازی کے کرتب نہیں ہوتے جیسے کہ شعبدہ باز دکھایا کرتے ہیں۔ جو محض نظر کا دھوکا اور عارضی ہوتے ہیں بلکہ رسولوں کے معجزات ایسے ہوتے ہیں کہ ویسا کوئی نشان کبھی دکھا نہیں سکتا۔ خواہ وہ کتنا زور لگا لے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو قرآن کریم کا معجزہ دیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں کھلم کھلا اس کا چیلنج موجود ہے۔

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین

یعنی اگر تمہیں اس کلام پر شک ہے جو ہم نے بندے پر نازل کیا ہے تو اس کلام کی مانند ایک صورت تو بنا کر لاؤ۔ اگر تم خود بخود ایسا نہیں کر سکتے تو اگر تم سچے ہو تو جاؤ اپنے ساتھیوں کی مدد سے ہی بنا کر دکھا دو۔

عربوں کو اپنی فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا ان میں ایسے شاعر اور لسان تھے کہ جو ایک ایک نظم اور ایک ایک فقرہ سے معاشرہ میں انقلاب لے آتے تھے۔ لیکن جب قرآن کریم نے انہیں چیلنج کیا تو وہ بلیغ الزبان اور فصیح اللسان گویا گنگ ہو کر رہ گئے یہاں تک کہ سبعہ معلقہ یعنی سات بہترین نظمیں جو بیت اللہ میں اپنی کمال خوبیوں کی وجہ سے لٹکائی ہوتی تھیں۔ قرآن مجید کے تین فقروں

انا اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر

کے مقابلہ میں ہیچ ہو کر رہ گئیں۔ اور ساتوں کی ساتوں بیت اللہ سے اتار دی گئیں۔ وہ دن ہے اور آج کا دن کوئی بشر ایسا ہوا نہیں جو قرآن مجید کے اس چیلنج کا جواب دے سکے۔ چنانچہ اکثر مغربی مستشرقین کو بھی یہ ماننا پڑا ہے کہ ایسا کلام سوا خدا تعالیٰ کے کلام کے کسی بشر کا کلام نہیں ہو سکتا۔ ایک ترکی مسلم سیاح نے لکھا ہے کہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر محض قرآن کریم کے ناقابل تقلید بیان سے ہی متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اور وہ بھی صرف ایک مختصر ٹکڑے سے جو قرآن کریم کے فرانسیسی ترجمہ میں اس کی نظر سے گزرا۔ وہ ٹکڑا حسب ذیل ہے:۔

والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا ووجد اللہ عندہ فوفٰہ حسابہ واللہ سریع الحساب۔ او کظلمٰت فی بحر لجی یغشٰہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمٰت بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے ساتھ بینات ہوتی ہیں جن سے واضح ہو جاتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور یہ حقیقت خود اسبات کا عظیم الشان ثبوت ہوتا ہے کہ عقل نے جس صانع کے ہونا چاہیئے" کا فتویٰ دیا ہے ایسا صانع فی الحقیقت وجود بھی ہے جس نے ہم جیسے ہی بشر کو ایسے بینات دئے ہیں جو بشر خود بخود اپنی انتہائی کوشش کے ساتھ بھی دکھا نہیں سکتا۔ اس طرح رسالت اللہ تعالیٰ کے وجود کے یقینی علم کیلئے ایک نہایت عظیم ذریعہ ہے کیونکہ رسول کے اقوال و افعال اسکے وجود کی ایسی شہادت دیتے ہیں جس کو ہم عقل کے ذریعہ جانچ تول سکتے جس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں ہم نے صرف بینات کی ایک مثال دی ہے ورنہ بینات کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایک رسول اللہ کے انذار و تبشیر بھی بینات کا ہی ایک سلسلہ ہوتا ہے قرآن کریم میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق میں ایسے بیشمار بینات بیان کئے گئے ہیں یہاں ان کی تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔ ہر رسول بشیر و نذیر ہوتا ہے اور آنحضرت صلعم سب سے بڑھ کر بشیر و نذیر ہیں۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور وعیدوں سے بھرا ہے۔ جو پورے ہو چکے ہیں

اور قیامت تک پورے ہوتے رہیں گے اور آپ کے منجانب اللہ ہونے کو ثابت کرتے رہیں گے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا بیش از پیش ثبوت مہیا ہوتا رہا ہے اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ الغرض رسالت وجود باری تعالیٰ

چندہ جلسہ سالانہ کیلئے

ماہ دسمبر میں خصوصی جدوجہد کی جائے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں اس کا نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ جلسہ سالانہ کے لئے زیادہ خرچ کی ضرورت ہوگی ۔ لیکن سال رواں کے لئے جلسہ سالانہ کا جو بجٹ رکھا گیا تھا ابھی تک اس میں سے ۳۰/ رقم وصول ہوئی ہے ۔ بے شک ماہ نومبر کی وصول شدہ رقوم ابھی تک نہیں پہنچیں ۔ لیکن اس وقت تک جو وصولی کی رفتار ہے ۔ اس کی بنا پر نظارت بیت المال کے نزدیک ضروری ہے کہ ماہ دسمبر میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے خصوصی جدوجہد کی جائے ۔ ورنہ خدشہ ہے کہ بعض جماعتیں اخیر سال تک بھی اپنے چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا نہیں کر سکیں گی ۔ خدشہ یہ نہیں کہ خدانخواستہ جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہوگا ۔ خرچ تو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید ہے ضرور پورا ہو جائے گا ۔ اللہ تعالےٰ اس دفعہ بھی احباب جماعت کو توفیق دے گا کہ وہ بطیب خاطر اپنے اپنے حصہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں ۔ خدشہ یہ ہے کہ اگر تمام جماعتیں ماہ دسمبر میں اس چندہ کی وصولی کے لئے پورا پورا انتظام نہ کریں تو بعض جماعتیں اس ثواب سے محروم رہ جائیں گی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۹ ر اکتوبر ۱۹۵۸ء میں فرمایا ہے کہ

" اسی طرح میں ربوہ والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں ۔ اور چونکہ وہ خدا تعالےٰ کی آواز پر جمع ہوتے ہیں ۔ اس لئے وہ ان کے بھی مہمان ہیں ۔ اگر وہ ان کی مہمان نوازی نہیں کریں گے تو وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد بنیں گے ۔ ان کے کھانے پر جس قدر خرچ ہوتا ہے وہ تو خود اپنے چندہ کے ذریعہ بھجوا دیتے ہیں ۔ ربوہ والوں کا کام صرف اتنا ہی رہ جاتا ہے کہ وہ ان کی خدمت کریں "

پس جو جماعتیں چندہ جلسہ سالانہ کی طرف سے لاپرواہی اختیار کرتی ہیں انہیں سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے کہ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے میں کوتاہی کر کے کہیں اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد تو نہ بن جائیں گی ۔

لہٰذا میں تمام جماعتوں کے احباب سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا جائزہ لیں ۔ اور اگر ابھی تک خاطر خواہ وصولی نہ ہو چکی ہو تو ماہ دسمبر میں یہ کمی پوری کرنے کے لئے اپنے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں تا اس طرح مل جل کر تمام جماعتیں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں ۔ آمین

(ناظر بیت المال ۔ ربوہ)

ہائی کورٹ کے جسٹس اخلاق حسین معطل کر دیئے گئے !

چیف جسٹس سے مشورہ کے بعد صدر پاکستان کا حکم

لاہور ۲۵ ر نومبر ۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے کل مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس اخلاق حسین کو معطل کر دیا ۔ آپ نے یہ حکم پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر سے مشورہ کے بعد جاری کیا ہے جو آجکل کراچی میں ہی موجود ہیں ۔

چیف جسٹس مغربی پاکستان ہائیکورٹ مسٹر کیانی نے آج صبح کراچی سے ٹیلی فون کے ذریعے ہائیکورٹ کے سینیئر جج مسٹر جسٹس شبیر احمد کو صدر کے متذکرہ حکم سے آگاہ کیا تھا اور انہیں اس کے مطابق فوراً عملدرآمد کرانے کی ہدایت کی تھی ۔

مسٹر جسٹس اخلاق حسین تقریباً ساڑھے دس بجے ایک مقدمہ کی سماعت میں مصروف تھے کہ اچانک مسٹر جسٹس شبیر احمد ان کے کمرۂ عدالت میں آئے اور انہیں علیحدہ لیجا کر صورت حال سے مطلع کیا اور اس کے بعد وہ واپس اپنے کمرۂ عدالت میں چلے گئے ۔ اس پر مسٹر جسٹس اخلاق حسین نے اپنے ریڈر کو اپنی عدالت کے تمام سماعت طلب مقدمات واپس دفتر بھیجنے کی ہدایت کی اور پھر وہ تقریباً پونے گیارہ بجے اپنے گھر روانہ ہو گئے ۔

مسٹر اخلاق حسین کے خلاف الزامات کا پتہ نہیں چل سکا ۔ خیال ہے کہ اس سلسلہ میں تحقیقات کا کام جلد شروع ہو جائے گا ۔

علم و فنون کی ترویج اور مسلمان (از صفحہ ۲)

خلیفہ منصور ۔۔۔ ۔۔۔ بات سے سخت دشمنی تھی ۔ خلیفہ نے منطق اور مابعد الطبیعات کی تمام کتابوں کو جلا دیا ۔ اس کے بعد عربوں (Moors)

کی سلطنت کو زوال آ گیا ۔ اور سپین میں ابن رشد کے ساتھ اسلامی فلسفہ بھی ختم ہو گیا ۔ الغزالی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام " تهافة الفلاسفة " ہے ۔ یا انگریزی میں اسے Destruction of the Philosophei کہتے ہیں ۔ اس کے جواب میں ابن رشد نے ایک کتاب لکھی جس کو " تهافة التهافة " یا Destruction of the Destruction کہتے ہیں ۔ علم فقہ پر آپ کی عربی زبان میں ایک مشہور تصنیف بداية المجتهد بھی ہے ۔ (باقی)

ایک ہفتہ میں چھ سو الجزائری ہلاک

الجزائر ۲۵ ر نومبر ۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق فرانسیسی فوجوں نے گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران مختلف جھڑپوں میں چھ سو الجزائری حریت پسندوں کو ہلاک اور دو سو چالیس کو گرفتار کیا ہے ۔ فرانسیسی فوجوں نے یہ کارروائیاں حریت پسندوں کی اس دہشت انگیزی کو ختم کرنے کے لئے کیں جو انہوں نے عام انتخابات کے سلسلہ میں شروع کر رکھی تھی ۔

ڈیموکریٹک پارٹی ایک اور نشست لے گی

لارنس ولا (الینائس) ۲۴ نومبر امریکی کانگرس کے گزشتہ انتخابات میں رائے شماری کے اعداد و شمار کی جانچ پڑتال مکمل ہونے کے بعد ایوان نمائندگان میں ڈیموکریٹک پارٹی کو ایک اور نشست مل گئی ہے ۔

اب نئے ایوان نمائندگان میں جس کا اجلاس جنوری کے شروع میں ہوگا ڈیموکریٹک پارٹی کی نشستوں کی تعداد ۲۸۲ اور صدر آئزن ہاور کی ری پبلکن نشستوں کی تعداد ۱۵۳ ہوگی

پتہ درکار ہے

مسمی عبد الغفور ولد بختاور جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ عمر تقریباً بیس ۲۰ سال قد تقریباً ۵ فٹ رنگ سانولا عرصہ تین سال سے لاپتہ ہے ۔ اس کے گھر والے سخت پریشان ہیں ۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو اطلاع دیں ۔ یا خود وہ یہ اعلان پڑھے تو گھر آ جائے ۔

(رائے شمشیر خاں جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا)

درخواست دعا :- میرا بڑا بھائی بلدو ملہی میں بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے ۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ۔ (عصمت اللہ دار الرحمت غربی ربوہ)